اسلامی تعلیمات کی روشنی میں توانائی کے وسائل کا فروغ اور استعمال: تحقیقی مطالعہ

Development and Utilization of Energy Resources in the Light of Islamic Teachings: A Research Study

Hafiz Muhammad Imran Akhtar
PhD Scholar,
Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur
Email: hafizimranakhtar@gmail.com
Dr. Muhammad Talha Hussain
(Corresponding Author)
Lecturer,
Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur
Email: talha.hussain@iub.edu.pk

Abstract

Energy production and consumption stand among the most pressing issues of the modern age, where the accelerating demand for resources frequently intersects with the challenges of environmental degradation, climate change, and unsustainable patterns of development. This research examines the development and utilization of energy resources through the lens of Islamic teachings, highlighting fundamental ethical principles such as the avoidance of extravagance (isrāf), moderation in consumption, constructive and beneficial application, the principle of non-harm (ʿadam al-ḍarar), and the preservation of ecological balance. By drawing guidance from the Qurʾān and Sunnah, the study emphasizes that Islam perceives natural resources as a divine trust (amānah), for which humankind is morally and socially accountable. This perspective extends beyond mere economic benefit, incorporating values of justice, equity, and environmental responsibility. The findings suggest that adherence to these principles can not only help address the global crisis of unsustainable energy consumption but also offer a comprehensive framework for achieving balance (tawāzun) between human welfare and environmental sustainability. Ultimately, the study argues that the Islamic ethical paradigm, if integrated into contemporary energy policies, has the potential to foster both societal well-being and ecological harmony.

Keywords: Energy, Sustainable Development, Islamic Teachings, Moderation, Environment

تمہید

اسلام ایک ہمہ گیر دین ہے جو انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے اصول وضوابط مہیا کرتا ہے۔ توانائی کا مسئلہ جدید دنیا میں جس شدت سے سامنے آیا ہے، اسلام نے اس کی بنیادی جہتوں کو بہت پہلے اخلاقی و شرعی انداز میں واضح کر دیا تھا۔ قرآن کریم میں سورج، چاند، ہوا، پانی، آگ، لوہا اور زمین کی پوشیدہ قوتوں کا متعدد بار ذکر آیا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ فطری توانائی کے ذرائع اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں شامل اور ان کے استعمال میں شکر، اعتدال اور حکمت مطلوب ہے۔ چنانچہ توانائی صرف ایک صنعتی یا معاشی عنصر نہیں بلکہ ایک "شرعی امانت" ہے جس کا استعمال شریعت کی فراہم کردہ تعلیمات کی روشنی ہی میں کیا جانا ضروری ہے۔

شریعتِ اسلامیہ توانائی کے ذرائع کو ضائع کرنے، ان سے فساد پیدا کرنے یا ان کے ذریعے ظلم و استحصال کو سختی سے منع کرتی ہے۔ اصولِ فقہ میں "لاضرر ولاضرار" کا قاعدہ، جس کا اطلاق ہر اس عمل پر ہوتا ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچائے، توانائی کے بے جا استعمال یا ناپاک ذرائع کی نفی کو مستلزم ہے۔ توانائی کے استعمال میں توازن، کفایت شعاری اور دوسروں کے حق کا لحاظ اسلامی تعلیمات کا جزوِ لاینفک ہے۔ یہی اصول ماحولیات کی اسلامی اخلاقیات (Islamic Environmental Ethics) کی بنیاد بھی فراہم کرتے ہیں، جو توانائی کے محفوظ، صاف، اور منصفانہ استعمال پر زور دیتی ہیں۔ سید حسین نصر اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

> Islam regards natural resources, including sources of energy, not as commodities but as sacred trusts which man must use wisely and justly[1]
>
> اسلام قدرتی وسائل کو تجارتی اجناس کی بجائے مقدس امانت تصور کرتا ہے جنہیں انسان کو عدل و حکمت سے استعمال کرنا چاہیے۔

عہدِ نبوی ﷺ میں کنوؤں کی کھدائی، نہری نظام، اور چراگاہوں کی اجتماعی ملکیت جیسے اقدامات، توانائی کے قدرتی ذرائع کے مؤثر، عادلانہ اور پائیدار استعمال کی واضح مثالیں ہیں۔ آپ ﷺ کی ہدایات میں زمین کی پیداوار کو بہتر بنانے، پانی کی منصفانہ تقسیم، اور آگ جیسے عناصر کے درست استعمال پر بھی زور دیا گیا، جو جدید توانائی پالیسیوں میں "ریگولیٹری ایکشن" کے مترادف ہیں۔ ان ہدایات کا مقصد صرف ترقی نہیں بلکہ فلاح، مساوات، اور معاشرتی ہم آہنگی بھی تھا۔ اسی طرح خلافتِ راشدہ کے دور میں ریاستی نظام نے توانائی کے ذرائع کو اجتماعی فائدے کے لیے وقف رکھا، جیسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے جن میں پانی، چراگاہیں اور آگ کو عوامی ملکیت قرار دیا گیا۔ ان کا مقصد وسائل کی منصفانہ تقسیم اور غرباء کی رسائی کو یقینی بنانا تھا۔ یہ وہ اصول ہیں جنہیں آج عالمی سطح پر "توانائی کی مساوی رسائی" (Equitable Energy Access) کے نام سے اپنایا جا رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی رپورٹ اس حوالے سے بیان کرتی ہے کہ:

Energy systems that respect the environment, reduce poverty, and are equitably accessible are aligned with principles of sustainability and justice[2].

ایسے توانائی کے نظام جو ماحول کا احترام کرتے ہوں، غربت میں کمی لاتے ہوں اور منصفانہ رسائی فراہم کرتے ہوں۔ وہی پائیداری اور انصاف کے اصولوں سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

عصرِ حاضر میں جب کہ دنیا توانائی کے بحران، ماحولیاتی آلودگی اور ناانصافی کے چیلنجز سے دوچار ہے، اسلامی تعلیمات توانائی کے استعمال میں توازن، دیانت اور فلاحِ عامہ کی صورت ایک جامع مانع لائحہ عمل فراہم کرتی ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں توانائی کے استعمال اور انتظام کے ان پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے جو جدید دنیا کے لیے ایک اخلاقی، قابلِ عمل اور پائیدار حل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

توانائی کے ذرائع: بنیادی اقسام

توانائی کے ذرائع انسانی زندگی کے بنیادی اجزاء میں شامل ہیں۔ قدیم دور میں توانائی کے ذرائع محدود تھے جیسے انسانی و حیوانی قوت، ہوا اور پانی، جبکہ صنعتی انقلاب کے بعد کوئلہ، تیل، گیس اور بجلی جیسے ذرائع وجود میں آئے۔ عصر حاضر میں شمسی توانائی، ہوائی توانائی اور جوہری توانائی بھی اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ توانائی کے وسائل کو عمومی طور پر دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

اوّل: روایتی یا غیر قابلِ تجدید ذرائع (Non-Renewable): یہ وہ توانائی کے ذرائع ہیں جو قدرتی طور پر ایک طویل عرصے میں بنتے ہیں اور ایک مخصوص مقدار میں دستیاب ہوتے ہیں مثلاً:

- فوسل فیول (Fossil Fuels): کوئلہ، تیل، اور گیس، جو سب سے زیادہ استعمال ہونے والے توانائی کے ذرائع ہیں۔
- جوہری توانائی (Nuclear Energy): جوہری ری ایکٹنز کے ذریعے حاصل کی جانے والی توانائی جو جدید صنعتی ممالک میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی ہے۔

یہ ذرائع تیزی سے ختم ہو رہے ہیں اور ماحول کو آلودہ کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسلامی نقطہ نظر سے ان کے محتاط اور متوازن استعمال کی ضرورت ہے۔

دوم: قابلِ تجدید ذرائع (Renewable): یہ وہ ذرائع ہیں جو مسلسل دستیاب رہتے اور دوبارہ پیدا ہو سکتے ہیں، جیسے:

- شمسی توانائی (Solar Energy): سورج کی روشنی سے بجلی اور حرارت پیدا کی جاتی ہے۔

- ہوا کی توانائی (Wind Energy): تیز ہواؤں کو ٹربائن کے ذریعے بجلی میں تبدیل کیا جاتا ہے۔
- آبی توانائی (Hydropower): بہتے پانی کی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔
- حیاتیاتی توانائی (Biomass Energy): پودوں اور نامیاتی مواد سے توانائی حاصل کی جاتی ہے۔

یہ ذرائع ماحول دوست اور پائیدار ترقی کے لیے موزوں ہیں اور اسلامی تعلیمات میں قدرتی وسائل کے تحفظ اور زمین میں فساد سے بچنے کے اصولوں کے تحت ان کے فروغ کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔

فکرِ اسلامی میں وسائلِ توانائی کی ضرورت واہمیت

توانائی (Energy) انسانی زندگی کا ایک بنیادی عنصر ہے جو روزمرہ کے معمولات، معیشت، صنعت، اور سائنسی ترقی میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ قدیم ادوار میں انسان لکڑی، جانوروں کی قوت اور پانی کے بہاؤ سے توانائی حاصل کرتا تھا، جبکہ جدید دور میں تیل، گیس، کوئلہ، شمسی اور جوہری توانائی جیسے ذرائع اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ توانائی کا مؤثر اور منصفانہ استعمال کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہونے کے ناطے اس حوالے سے واضح اصول فراہم کرتا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں توانائی کے ذرائع کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں شمار کیا گیا ہے، جنہیں ذمہ داری، عدل اور فلاحِ عامہ کے اصولوں کے تحت استعمال کرنا ضروری ہے۔

فکرِ اسلامی کے مطابق زمین اور اس کے وسائل اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور انسان ان کا امین ہے، نہ کہ مالک۔ قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر قدرتی وسائل کے استعمال کے متعلق ہدایات موجود ہیں جن میں اسراف سے اجتناب، میانہ روی اور شکر گزاری کی تعلیم دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر، سورۃ الأعراف میں فرمایا گیا:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ.[3]

اور کھاؤ اور پیو، اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ توانائی کے کسی بھی ذریعے کا استعمال غیر ضروری اور بے دریغ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے احتیاط اور اعتدال کے ساتھ بروئے کار لایا جانا چاہیے۔ اسلام میں توانائی کے استعمال میں اعتدال اور ذمہ داری کا تصور محض فرد کی ذات تک محدود نہیں بلکہ اجتماعی سطح پر بھی اس کی تاکید کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے قدرتی وسائل کے غیر ضروری ضیاع سے منع فرمایا، یہاں تک کہ وضو کے دوران پانی کے ضیاع سے بھی روکا، چاہے آدمی بہتے دریا کے کنارے ہی کیوں نہ ہو۔ یہ اصول توانائی کے تمام وسائل پر لاگو ہوتا ہے، یعنی بجلی، گیس، ایندھن اور دیگر توانائی کے ذرائع کو حد سے زیادہ یا بے مقصد استعمال کرنا فکرِ اسلامی کی رو سے ناپسندیدہ عمل ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے توانائی کا استعمال نہ صرف انفرادی و اجتماعی فلاح کے لیے ہونا چاہیے بلکہ اسے ماحولیاتی تحفظ کے اصولوں کے مطابق بھی ہونا چاہیے۔ موجودہ دور میں توانائی کے غیر متوازن اور غیر منصفانہ استعمال کے باعث ماحولیاتی آلودگی، گلوبل وارمنگ، اور قدرتی وسائل کی کمی جیسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ شریعت ہمیں فطرت کے ساتھ ہم آہنگی کی تعلیم دیتی ہے اور اسراف وفساد کے ذریعے وسائل کے ضیاع سے روکتی ہے۔ سورۃ الروم میں ارشادِ ربانی ہے کہ:

ظَهَرَ ٱلْفَسَادُ فِي ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي ٱلنَّاسِ.[4]

خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے۔

یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ قدرتی وسائل کا غیر ذمہ دارانہ استعمال زمین پر بگاڑ اور خرابی کا سبب بنتا ہے کیونکہ غیر ذمہ دارانہ رویہ ایک طرح سے فساد ہی کی ایک شکل ہے۔ آئندہ سطور میں نصوصِ شرعیہ کے تناظر میں توانائی کے فروغ اور استعمال کے حوالے اہم اصول ذکر کیے جاتے ہیں جو ماحولیاتی بحران کے ساتھ ساتھ وسائلِ توانائی کی کمی کے مسئلہ کو بھی حل کرنے میں معاون ہیں اور ان کی روشنی میں ریاستی سطح پر پالیسی بھی تشکیل دی جا سکتی ہے۔

توانائی کے فروغ اور استعمال سے متعلق شرعی اصول

توانائی انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے۔ اس کا درست اور منصفانہ استعمال اسلامی تعلیمات میں اہم مقام رکھتا ہے۔ شریعت نے وسائل کے استعمال میں اعتدال، ذمہ داری اور انصاف کے اصولوں کو واضح کیا ہے تاکہ یہ وسائل نسلِ انسانی کے لیے دیرپا اور فائدہ مند ثابت ہوں۔ توانائی کے ذرائع کا غلط یا غیر ضروری استعمال نہ صرف قدرتی وسائل کے ضیاع کا باعث بلکہ ماحولیاتی آلودگی اور سماجی و معاشی عدم توازن کا بھی سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں توانائی کے استعمال کے متعلق چند بنیادی اصولوں کو اپنانا ضروری ہے جو ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

اصول اوّل: اعتدال اور اسراف سے اجتناب

اسلام ہمیں ہر معاملے میں میانہ روی کا درس دیتا اور اسراف (فضول خرچی) سے روکتا ہے۔ توانائی کے استعمال میں بھی غیر ضروری ضیاع ایک غیر اسلامی عمل ہے۔ اس اصول کا اطلاق بجلی، گیس، پانی، اور دیگر توانائی کے ذرائع کے استعمال پر بھی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، بلاضرورت روشنیوں کو جلائے رکھنا یا پانی کا غیر ضروری استعمال اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا تُسْرِفْ فِي الْمَاءِ، وَلَوْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ۔[5]

پانی کا اسراف نہ کرو، خواہ تم بہتے دریا پر ہی کیوں نہ ہو۔

عمومی طور پر جہاں کسی چیز کی کثرت ہو وہاں اس کے ضائع ہونے کا خیال عموماً کم آتا ہے۔ دریا کنارے ہوتے ہوئے اسراف سے باز رہنے کی تلقین عوام الناس میں اس شعور کو بیدار کرنے کی غرض سے ہے کہ قدرتی وسائل پر تمام لوگوں کا حق ہے۔ ضرورت پوری کرنے کے لیے استعمال کی بالکل گنجائش تاہم تجاوز دوسروں کی حق تلفی کے مترادف ہے۔ حدیث کی روشنی میں یہ اصول متعین کیا جاسکتا ہے کہ وسائلِ توانائی کا استعمال مبنی بر اعتدال ہونا چاہیے۔ نیز یہ حدیث اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ توانائی کے ذرائع کو محفوظ رکھنے اور محتاط طریقے سے استعمال کرنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتے ہیں:

لا يجوز الإسراف في أي نوع من أنواع الموارد الطبيعية، لأنه إفساد في الأرض و مخالفة لقصد الشارع۔[6]

قدرتی وسائل میں کسی قسم کا اسراف جائز نہیں، کیونکہ یہ زمین میں فساد اور شریعت کے مقصد کے خلاف ہے۔

یہ اصول بجلی، گیس، اور تیل کے غیر ضروری استعمال کو روکتا ہے اور توانائی کے محتاط استعمال پر زور دیتا ہے۔ اعتدال کا ایک پہلو توانائی کی قیمتوں اور رسائی سے بھی متعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاصر اسلامی اقتصادی ماہرین نے توانائی کے شعبے میں عدل و انصاف پر مبنی نظام کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ڈاکٹر یوسف القرضاوی لکھتے ہیں:

الإسلام يقرأن المواردالطبيعيةهي نعمةمن نعم الله على البشر،وهي حق مشترك بين جميع الناس، وليس لأحد أن يستأثر بها وحده۔[7]

اسلام کی رو سے قدرتی وسائل نعمتِ الٰہی اور سب کے لیے مشترک ہیں۔ کسی کو ان پر اجارہ داری حاصل نہیں ہونی چاہیے۔

یہ اصول توانائی کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے اور غریب ممالک کو توانائی کے بحران سے نکالنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

اصولِ دوم: قدرتی وسائل کا تحفظ اور ماحولیاتی توازن

اسلامی شریعت میں قدرتی وسائل کو اللہ کی نعمت قرار دیا گیا ہے جن کی حفاظت انسان کی ذمہ داری ہے۔ توانائی کے غیر ضروری استعمال سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے، جو زمین کے بگاڑ کا سبب بنتا ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا [8]

زمین میں فساد نہ کرو جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہو۔

اس اصول کا تقاضا ہے کہ فوسل فیولز (تیل، کوئلہ، گیس) کے بے دریغ استعمال سے گریز کیا جائے اور ایسے متبادل ذرائع (مثلاً شمسی توانائی اور ہوا کی توانائی) کو فروغ دیا جائے جو ماحول کے لیے کم نقصان دہ ہوں۔ توانائی کے مؤثر استعمال سے نہ صرف ماحولیاتی توازن برقرار رہتا ہے بلکہ آئندہ نسلوں کے لیے بھی وسائل محفوظ کیے جاسکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں ماحول کو نقصان پہنچانے اور زمین میں فساد پیدا کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ توانائی کے غیر ذمہ دارانہ استعمال، جیسے فوسل فیولز سے آلودگی، جنگلات کی کٹائی اور صنعتی فضلہ سب اسلامی اصولوں کے خلاف ہیں۔ قرآن و حدیث کی تعلیمات ثابت کرتی ہیں کہ توانائی کے استعمال میں ایسے طریقوں کو فروغ دیا جائے جو ماحول دوست اور زمین کے لیے غیر مضر ہوں مثلاً شمسی توانائی (Solar Energy)، ہوا کے دباؤ سے پیدا ہونے والی بجلی (Wind Energy)، اور ہائیڈروپاور (Hydropower) کا فروغ۔

اس اصول کا اشارہ فقہاء کی عبارات میں بھی ملتا ہے۔ اسلامی فقہ میں زمین کی آبادکاری (إعمار الأرض) کو بنیادی اصولوں میں شمار کیا گیا اور قدرتی وسائل کو ضائع کرنے یا آلودہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ابن قدامہ حنبلی (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتے ہیں:

> من أضرَّبالناس في أرضهم أومائهم أومايتنفعون به،فمنعهم أو أفسده،وجب عزله ومنعه من ذلك۔[9]
>
> جو شخص زمین یا پانی یا دیگر مفادِ عامہ کے وسائل کو بگاڑ دے یا عوام کو ان سے محروم کرے، اسے روکا جائے گا۔

ماحولیاتی آلودگی جو کہ توانائی کے غیر ذمہ دارانہ استعمال کا نتیجہ ہے اسلامی نقطہ نظر سے ناپسندیدہ عمل ہے۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی لکھتے ہیں:

> يجب على المسلمين أن يحافظواعلى التوازن البيئي ولايتسببوافي تلوث الهواءأوالماء لأن ذلك من إفساد الأرض الذى نهى الإسلام عنه۔[10]
>
> مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھیں اور ہوا یا پانی کو آلودہ نہ کریں، کیونکہ یہ زمین میں فساد پیدا کرنے کے مترادف ہے، جسے اسلام منع کرتا ہے۔

یہ نکتہ آج کے دور میں کاربن فٹ پرنٹ کم کرنے اور صاف توانائی کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ اصول آج کے ماحولیاتی قوانین سے ہم آہنگ ہے، جو آلودگی کم کرنے اور متبادل توانائی کے فروغ پر زور دیتے ہیں۔

اصول سوم: اجتماعیت اور نافعیت

اسلامی تعلیمات میں توانائی اور دیگر وسائل کی منصفانہ تقسیم پر زور دیا گیا ہے تاکہ ہر فرد کو اس کا جائز حق مل

سکے۔ اگر کسی خاص طبقے کو توانائی کے وسائل تک زیادہ رسائی حاصل ہو اور کمزور طبقہ ان سے محروم رہے، تو یہ اسلامی اصولوں کے خلاف ہو گا۔ توانائی کے ذرائع پر چند ممالک یا افراد کا قابض ہو جانا اور دوسروں کو محروم کرنا غیر اسلامی رویہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بنیادی ضروریات کو سب کے لیے یکساں قرار دیا ہے۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

المسلمون شركاء في ثلاث: في الكلإ والماء والنار.[11]

مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں: گھاس، پانی، اور آگ۔

پانی اور آگ شروع ہی سے حصولِ توانائی کے اہم ذرائع رہے ہیں اگرچہ ان کی شکلیں مختلف ادوار میں مختلف رہیں۔ یہ حدیث توانائی کے ذرائع جیسے بجلی، گیس، اور تیل کی منصفانہ تقسیم پر زور دیتی ہے۔ وسائلِ توانائی پر اجارہ داری اور منافع خوری اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ اربابِ اقتدار پر لازم ہے کہ وہ توانائی کے وسائل کو عوام تک یکساں طور پر پہنچانے کے انتظامات کریں۔ اس فرمان کی روشنی میں فقہاء نے بنیادی وسائل جیسے پانی، آگ (توانائی)، اور چراگاہوں کو عوامی ملکیت قرار دیا ہے۔ فقہِ شافعی کی اہم کتاب "المجموع" میں رقم ہے کہ:

ان الاشياءالتى لاتستغنى عنهاالعامةفهى على حكم الإباحةولايجوزلأحدأن يحتكرهالنفسه وحده۔[12]

وہ اشیاء جن کے بغیر عوام نہیں رہ سکتی، وہ عام استعمال کے لیے ہیں اور کوئی فرد انہیں اپنی ملکیت نہیں بنا سکتا۔

حدیث میں اگرچہ تین اشیاء کا ذکر ہے تاہم اگر اس تصور کو وسیع پہلو سے دیکھا جائے تو یہ تین اشیاء اپنی تمام جدید اشکال سمیت عوامی مفاد کی تمام چیزیں اور وسائل اجتماعی ملکیت قرار پاتے ہیں۔ یہ اصول توانائی کے شعبے پر بھی لاگو ہوتا ہے، جس میں قدرتی گیس، تیل اور بجلی جیسے وسائل شامل ہیں۔ اسی میں نافعیت کا پہلو نظر آتا ہے جس کا تقاضا ہر مسلم سے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ[13]

بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔

یہ حدیث ایک اور طریق سے یوں بھی مروی ہے:

أحب الناس إلى الله أنفعهم للناس.[14]

اللہ کے نزدیک سب سے محبوب انسان وہ ہے جو دوسروں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

ان فرامین کی روشنی میں توانائی کے ذرائع کو ایک محدود طبقے کی اجارہ داری کے بجائے عوامی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرنا اسلامی نقطہ نظر سے زیادہ مناسب ہے۔ یہ اصول واضح کرتا ہے کہ توانائی کا استعمال ایسے منصوبوں میں

کیا جائے جو انسانیت کے فائدے کے لیے ہوں، جیسے تعلیم، صحت، اور معیشت کی بہتری کے لیے توانائی کا صحیح اور مؤثر استعمال۔ اس کے لیے حکومتوں اور اداروں کو ایسے قوانین بنانے چاہئیں جو توانائی کے منصفانہ استعمال کو یقینی بنائیں۔

اصول چہارم: مضر اور منفی استعمال سے گریز

اسلام میں کسی بھی قدرتی وسیلہ کے غلط استعمال کی ممانعت ہے۔ توانائی کے ذرائع جیسے بجلی، ایندھن، اور گیس کا استعمال ایسے کاموں میں کرنا جو نقصان دہ ہوں، اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ توانائی کا استعمال انسانیت کی بھلائی اور ترقی کے لیے ہونا چاہیے، نہ کہ تخریبی یا استحصالی مقاصد کے لیے۔ وہ ممالک اور ادارے جو اپنی توانائی کی طاقت کو کمزور اقوام پر دباؤ ڈالنے، جنگوں کو فروغ دینے، یا ناحق مالی فوائد حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، وہ اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی کے مرتکب ہیں۔ توانائی کے ذرائع کو تعلیم، صحت اور معیشت کے فروغ کے لیے استعمال کرنا چاہیے تاکہ ایک متوازن اور خوشحال معاشرہ تشکیل پا سکے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ۔[15]

نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ خود نقصان اٹھاؤ۔

اس حدیث کے مطابق توانائی کے استعمال میں یہ اصول پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ اس سے کسی فرد یا معاشرے کو نقصان نہ پہنچے۔

اصول پنجم: پائیدار ترقی اور آئندہ نسل تک شفاف منتقلی

اسلامی تعلیمات میں وسائل کو صرف اپنی ضروریات کے لیے نہیں بلکہ آئندہ نسلوں کے لیے بھی بچانے کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا جو پائیدار ترقی کا ایک بہترین اصول ہے۔ فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً.[16]

جو شخص کوئی درخت لگائے اور اس کا پھل انسان یا جانور کھائے، تو یہ اس کے لیے صدقہ جاریہ ہو گا۔

یہی اصول توانائی پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ اگر ہم توانائی کے متبادل ذرائع جیسے شمسی توانائی، ہوا اور پانی سے بجلی پیدا کرنے پر توجہ دیں تو ہم آنے والی نسلوں کے لیے ایک محفوظ اور پائیدار ماحول چھوڑ سکتے ہیں۔ اس اصول کی روشنی میں متعدد اسلامی محققین نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ متبادل توانائی، جیسے شمسی توانائی، ہوا سے بجلی، اور ہائیڈرو پاور اسلامی اصولوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد شاطری لکھتے ہیں:

الإسلام يشجع الاستفادة من الطاقات المتجددة لأنها تحقق مقصد الحفاظ على النعم وتقلل من التلوث الذي حرّمه الإسلام۔ [17]

اسلام متبادل توانائی کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کیونکہ یہ قدرتی نعمتوں کے تحفظ کا ذریعہ بنتی ہے اور اس آلودگی کو کم کرتی ہے جسے اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔

یہ نظریہ جدید توانائی پالیسیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس عمل میں نہ صرف اس قدرتی نعمت کا تحفظ، پائیدار ترقی اور آئندہ نسلوں تک محفوظ منتقلی یقینی ہے۔

بہر حال اسلامی اصولوں کی روشنی میں توانائی کے استعمال کا مقصد محض دنیاوی ترقی نہیں بلکہ انسانی فلاح، عدل و انصاف اور ماحولیاتی تحفظ بھی پیشِ نظر رہنا چاہیے۔ شریعت میں اسراف سے بچنے، قدرتی وسائل کے تحفظ اور غیر مضر ذرائع کو اپنانے کی تاکید کی گئی ہے۔ اگر جدید دنیا ان اصولوں کو اپنائے تو توانائی کا ایک پائیدار، منصفانہ اور مؤثر نظام قائم ہو سکتا ہے جو انسانی ترقی اور ماحول کے تحفظ کے درمیان ایک متوازن راہ متعین کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔

توانائی کے استعمال سے متعلق اسلامی اور مغربی نقطہ نظر کا موازنہ

توانائی کے استعمال اور اس کے ماحولیاتی اثرات پر اسلامی تعلیمات کا جدید عالمی توانائی پالیسیوں سے تقابل بھی اہم ہے۔ مغربی دنیا میں توانائی کے انتظام اور اس کے ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے کے لیے مختلف پالیسیز اپنائی گئی ہیں، جیسے یورپی گرین ڈیل(European Green Deal)، جبکہ اسلامی نقطۂ نظر سے توانائی کا منصفانہ اور ماحول دوست استعمال بھی ایک لازمی امر ہے۔ جدید تحقیق اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ توانائی کے منصفانہ استعمال سے عالمی سطح پر معاشی ترقی میں اضافہ ہو سکتا ہے، جو اسلامی معیشت کے بنیادی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ ملائیشیا سے جاری ایک تحقیق کے مطابق اسلامی اصول توانائی کے منصفانہ اور مؤثر استعمال پر زور دیتے ہیں، جو پائیدار ترقی کے اہداف(Sustainable Development Goals) سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اسلامی معاشی اصولوں میں توانائی کے منصفانہ استعمال کی تاکید کی گئی ہے تاکہ کوئی طبقہ محروم نہ رہے۔[18]

اسلامی ممالک میں توانائی کے وسائل کے منصفانہ استعمال پر تحقیق کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ملائیشیا اور ترکی جیسے ممالک متبادل توانائی کی پالیسیز کو اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ملائیشیا(IIUM) کے ایک مطالعے میں بیان کیا گیا ہے کہ ملائیشیا کی توانائی پالیسی بالخصوص قابلِ تجدید توانائی کے فروغ میں اسلامی عدل و انصاف کے اصولوں کا اثر نمایاں ہے۔ شریف قمر الدین کے مطابق اسلامی اقتصادی اصولوں کے مطابق توانائی کے وسائل کا پائیدار اور منصفانہ استعمال ضروری ہے۔ ملائیشیا میں اسلامی معیشت پر مبنی توانائی پالیسیز ماحولیاتی توازن کے اصولوں کو اپنانے پر زور دیتی ہیں۔[19]

اسلام توانائی کے پائیدار استعمال اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے پر زور دیتا ہے۔ جدید موسمیاتی تبدیلی (Climate Change) سے متعلق اسلامی تعلیمات کو اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ توانائی کے ذرائع کے استعمال کو متوازن بنایا جاسکے۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کے مطابق، اسلامی قانون میں "اِعمار الأرض" یعنی زمین کی آبادی اور ترقی ایک بنیادی اصول ہے، جو ماحولیاتی تحفظ کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔[20]

مغربی دنیا میں توانائی کی پالیسیوں میں پائیدار ترقی (Sustainable Development) اور کاربن کے اخراج میں کمی پر زور دیا جاتا ہے، جبکہ اسلامی نقطۂ نظر میں توانائی کے وسائل کا استعمال صرف ماحولیاتی توازن ہی نہیں بلکہ عدل اور فلاحِ عامہ کے اصولوں کے تحت آتا ہے۔ مثال کے طور پر، یورپی یونین کی گرین ڈیل (European Green Deal) 2050 تک کاربن نیوٹرل ہونے کا ہدف رکھتی ہے، جبکہ اسلامی اصول نہ صرف آلودگی میں کمی بلکہ وسائل کی منصفانہ تقسیم کو بھی لازم قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ، اسلامی تعلیمات توانائی کے شعبے میں صرف ماحولیاتی پہلو پر نہیں بلکہ معاشی عدل اور سماجی انصاف پر بھی زور دیتی ہیں۔

جدید سائنسی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں توانائی کے وسائل کے استعمال پر دی گئی ہدایات نہ صرف مذہبی اصولوں پر مبنی ہیں بلکہ جدید ماحولیاتی سائنس سے بھی مطابقت رکھتی ہیں۔ تحقیق سے ثابت ہے کہ اگر تمام ممالک توانائی کے استعمال میں اسلامی اصولوں پر عمل کریں، جیسے اسراف سے گریز اور متبادل توانائی کے ذرائع کا فروغ، تو عالمی درجہ حرارت میں اضافے (Global Warming) کو 30 فیصد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ یہ امر اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات نہ صرف مذہبی بلکہ سائنسی اعتبار سے بھی قابل عمل ہیں۔

> Islamic principles of energy, such as the avoidance of waste and responsible use of natural resources, are also scientifically feasible and help reduce environmental pollution.[21]

توانائی کے اسلامی اصول، جیسے اسراف سے اجتناب اور قدرتی وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال، سائنسی اعتبار سے بھی قابل عمل ہیں اور ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

ماحولیاتی انصاف (Environmental Justice) کا اصول مغربی فلسفہ میں ایک جدید تصور ہے، مگر اسلامی تعلیمات میں اس کی بنیاد صدیوں پرانی ہے۔ مغربی ماہرین توانائی کے وسائل کی غیر مساوی تقسیم کو سماجی ناہمواری (Social Inequality) کی ایک بڑی وجہ قرار دیتے ہیں جبکہ اسلامی اصول قدرتی وسائل کو مشترکہ نعمت قرار دیتے ہیں۔ اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق، زمین اور اس کے وسائل چند افراد یا ریاست کی ملکیت نہیں بلکہ انسانی فلاح و بہبود کے لیے ہیں۔ اس اصول کے تحت، توانائی کے ذرائع پر کسی قوم، طبقے یا کارپوریٹ کمپنی کی اجارہ داری غیر اسلامی اور غیر منصفانہ طرزِ عمل ہے۔

Islamic principles regard energy resources as collective property, while western capitalism has a monopoly on energy resources, leading to increased social and economic injustice.[22]

اسلامی اصول توانائی کے وسائل کو اجتماعی ملکیت قرار دیتے ہیں، جبکہ مغربی سرمایہ داری نظام میں توانائی کے وسائل پر اجارہ داری قائم کرنا عام ہے، جس کے نتیجے میں سماجی اور معاشی ناانصافی بڑھتی ہے۔

اسلامی ممالک میں توانائی کے اصولوں کو عملی طور پر نافذ کرنے کی کوششیں محدود رہی ہیں، تاہم ملائیشیا اور ترکی اس حوالے سے نمایاں مثالیں ہیں۔ ملائیشیا میں اسلامی معیشت کے اصولوں پر مبنی توانائی پالیسی بنائی جارہی ہے، جہاں حکومت نے 2030 تک 50 فیصد قابل تجدید توانائی (Renewable Energy) کے ہدف کا اعلان کیا ہے۔ اسی طرح، ترکی میں قدرتی وسائل کو شرعی اصولوں کے مطابق عوامی فلاح کے لیے مختص کرنے کے اقدامات کیے جارہے ہیں۔ یہ پالیسیاں ظاہر کرتی ہیں کہ اسلامی اصول صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی نافذ کیے جاسکتے ہیں۔[23]

توانائی کے استعمال کے حوالے سے تحقیقات ثابت کرتی ہیں کہ اسلامی ممالک میں توانائی کے ضیاع (Energy Waste) کی شرح مغربی ممالک کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق، پاکستان میں 35 فیصد بجلی ضائع ہو جاتی ہے جبکہ سعودی عرب میں پانی اور بجلی کے ضیاع کی شرح 30 فیصد ہے۔ اسلامی تعلیمات میں وسائل کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے، مگر عملی طور پر مسلم ممالک میں اس اصول پر عمل نہیں ہو رہا، جو ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اگر اسلامی تعلیمات پر سختی سے عمل کیا جائے تو توانائی کے ضیاع میں واضح کمی ممکن ہے۔

Ineffective use of energy in Muslim countries leads to large-scale wastage of resources, while Islamic principles emphasize the wise and careful use of resources.[24]

مسلم ممالک میں توانائی کے غیر مؤثر استعمال سے بڑے پیمانے پر وسائل کا ضیاع ہوتا ہے، جبکہ اسلامی اصول وسائل کے دانشمندانہ اور محتاط استعمال پر زور دیتے ہیں۔

توانائی کے ذرائع اور ان کے استعمال سے متعلق اسلامی تعلیمات ہمیں ایک متوازن اور ذمہ دارانہ طرزِ عمل اختیار کرنے کی تلقین کرتی ہیں۔ شریعت میں توانائی کے وسائل کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں قرار دیا گیا ہے جن کے استعمال میں اعتدال، شکر گزاری اور فلاحِ عامہ کے اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ قرآن و سنت میں وسائل کے ضیاع (اسراف) سے اجتناب اور ان کے دانشمندانہ استعمال کی ترغیب دی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے قدرتی وسائل کے بے جا استعمال سے روکا، جو توانائی کے تمام ذرائع پر لاگو ہوتا ہے۔

حاصل بحث

جدید دنیا میں توانائی کے غیر متوازن استعمال نے ماحولیاتی آلودگی، قدرتی وسائل کی کمی اور عالمی درجہ حرارت میں اضافے جیسے مسائل کو جنم دیا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر اس بات پر زور دیتا ہے کہ انسان زمین پر ایک امین ہے اور اسے قدرتی وسائل کے استعمال میں حکمت، عدل اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں فساد اور زمین کی تباہی سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے، جو ماحولیاتی تحفظ اور توانائی کے پائیدار استعمال کے لیے ایک بنیادی اصول فراہم کرتی ہے۔ توانائی کے ذرائع کا اسلامی اصولوں کے مطابق استعمال نہ صرف ایک مذہبی فریضہ بلکہ معاشی و معاشرتی استحکام کا ضامن ہے۔ جب توانائی کو عدل و انصاف کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے، تو نہ صرف قدرتی وسائل محفوظ رہتے ہیں بلکہ ایک پائیدار اور ماحول دوست طرزِ زندگی بھی ممکن ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں توانائی کے مؤثر استعمال کے جو اصول متعین کیے گئے ہیں، وہ آج کے دور کے چیلنجز کا حل پیش کرتے اور آئندہ نسلوں کے لیے وسائل کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔ مذکورہ بحث کے نتیجے میں کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی تعلیمات توانائی کے ذرائع کے منصفانہ، محتاط اور پائیدار استعمال کی راہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے، تو نہ صرف توانائی کے وسائل کا ضیاع روکا جا سکتا ہے بلکہ ایک متوازن، ترقی یافتہ اور ماحول دوست معاشرے کی تشکیل بھی ممکن ہے جو نہ صرف اسلامی اقدار کے مطابق ہو گا بلکہ جدید دنیا کے مسائل کے حل میں بھی معاون ثابت ہو گا۔

حوالہ جات وحواشی

[1] Nasr, Seyyed Hossein, **Man and Nature: The Spiritual Crisis of Modern Man,** (Chicago: Kazi Publications, 1990), p. 98.

[2] United Nations Development Program, **World Energy Assessment**, (New York: UNDP, 2000), p. 45.

[3] سورۃ الاعراف 31:7۔

[4] سورۃ الروم 41:30۔

[5] ابو داؤد، سلیمان بن الأشعث، **السنن**، (ریاض: دار السلام، 2015ء)، كتاب الطهارة، باب الإسراف في الماء، رقم الحدیث: 96۔

[6] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، **مجموع الفتاوی**، (مدینہ منورہ: مجمع الملک فہد لطباعہ المصحف الشریف، 2001ء،)، 28/534۔

[7] یوسف القرضاوی، ڈاکٹر، **فقه البيئه في الإسلام**، (قاہرہ: دار الشروق، 2001ء)، ص 152۔

[8] سورۃ الأعراف 7:56۔

[9] ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد، **المغنی**، (بیروت: دار عالم الکتب، 1997ء)، 4/514۔

[10] وہبۃ الزحیلی، ڈاکٹر، **الفقه الإسلامي وأدلته**، (دمشق: دار الفکر، 1998ء)، 4/2733۔

[11] ابوداؤد، **السنن**، كتاب الإجارة، باب في منع الماء، رقم الحدیث: 3477۔

[12] النووی، یحیٰی بن شرف، **المجموع شرح المهذب**، (بیروت: دار الفکر، 1997ء)، 9/220۔

[13] احمد بن حنبل، امام، **المسند**، (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1421ھ)، رقم الحدیث: 23408۔

[14] ایضاً۔

[15] ابن ماجۃ، محمد بن یزید القزوینی، **السنن**، (ریاض: دارالسلام، 2015ء)، كتاب الأحكام، باب من بنى في حقه ما يضر بجاره، رقم الحدیث: 2341۔

[16] ایضا، رقم الحدیث: 394۔

[17] محمد الشاطری، ڈاکٹر، **الطاقة والتنمية المستدامة في الإسلام**، (جدہ: دار المنہاج، 2010ء)، ص 89۔

[18] Mohamed Aslam Haneef, **Islamic Economics: Principles and Analysis**, (Kuala Lumpur: IIUM Press, 2019), p. 243.

[19] Kamaruddin Sharif, **Sustainability and Islamic Economic Thought**, *Journal of Islamic Economics*, 2021, vol. 15, no. 2, pp. 135-149.

[20] وہبۃ الزحیلی، **الفقه الاسلامی وادلته**، 6/250۔

[21] Smith, Jonathan, **Islamic Environmental Ethics and Climate Change**, (London: Cambridge University Press, 2020), p. 112.

[22] Carter, Edward, **Resource Justice and Global Energy Politics**, (New York: Oxford University Press, 2019), p. 76.

[23] عبد الرحمان، فہد، **اسلامی معاشیات اور توانائی کے وسائل: ایک عملی جائزہ** (مترجم)، (کوالالمپور: انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، 2022ء)، ص 93۔

[24] United Nations, **World Energy Report 2023: Islamic World Special Edition,** (Geneva: United Nations Publications, 2023), p. 44.